"دماغ" اپنا فلسفہ لیے ہوئے سیاہ ہو
"گداز دل" سے ضو فگن بنا چراغ راہ ہو
دکھا سکے بشر کو جو رہِ حیاتِ جاوداں
وہی ہے "منزل جہاں"

طوفاں ہی ڈبویا کرتے ہیں طوفان ہی ابھارا کرتے ھیں

(جناب کوثر میرٹھی قریشی)

اس عالم درد کی دنیا میں اس طرح گذارا کرتے ہیں
کچھ نقش مٹایا کرتے ہیں کچھ نقش سنوارا کرتے ہیں

بیتابیِ دل سے گھبرا کر چھپ چھپ کے اشارا کرتے ہیں
اب وہ بھی محبت کی خاطر ہر جبر گوارا کرتے ہیں

اسبابِ حوادث کچھ بھی ہوں فطرت کی ستم گستری دیکھو
دریا پہ بسر کرنے والے شبنم پہ گذارا کرتے ہیں

اک وہ کہ جو ساحل پر رہ کر طوفان سے سہمے جاتے ہیں
اک ہم کہ بھیانک موجوں میں ساحل کا نظارا کرتے ہیں

شاید کہ یہ بحرِ ہستی کا قانون تمہیں معلوم نہیں
طوفاں ہی ڈبویا کرتے ہیں طوفان ہی ابھارا کرتے ہیں

ہر ظلم کا بدلا ظلم نہیں کوثرؔ سرکش انسانوں کو
اخلاق سے جیتا کرتے ہیں احسان سے مارا کرتے ہیں